مودّتِ آلِ محمدؑ

جلد اوّل

تصنیف: ذاکرہِ اہلبیت

سیّدہ رونق جہاں زیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مودّتِ آلِ محمد علیہم السلام

بچوں کے لیے مختصر مجالسِ چہاردہ معصومینؑ

تصنیف

ذاکرۂ اہلِ بیت

سیّدہ رونق جہاں زیدی

{.......جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں.......}

نام تصنیف: مودّتِ آلِ محمدؐ

اشاعت اوّل: ۲۰۲۲ء / ۱۴۴۴ھ

اشاعت دوم: ۲۰۲۳ء / ۱۴۴۵ھ

تصنیف: ذاکرۂ اہلِ بیتؑ سیّدہ رونق جہاں زیدی

کمپوزنگ: علی جونپوری

تعداد: ۵۰۰

خصوصی تعاون: سید مظہر اقبال رضوی
سید فرحت حسین عرف عدنان رضوی
سید شجاعت حسین عرف فرحان علی وارث
سید حسن رضوی سید اسد رضوی سید قنبر علی رضوی

ہدیہ: التماسِ سورۂ فاتحہ و دُعائے مغفرت
برائے کُل مرحومین مومنین و مومنات

ناشر: ادارہ فی سبیل اللہ مودتِ آل محمدؐ، رابطہ نمبر
0213-4919629, 0345-2482045

ایڈریس: F-219/1 مارٹن کوارٹرز، مارٹن روڈ کراچی ۷۴۸۰۰

فہرست

۱) پیش لفظ ---------- ۴
۲) مولانا سید ظہیر الحسن (خطیب منبر رئیسی) ---------- ۶
۳) حجۃ الاسلام مولانا سیّد شہنشاہ حسین نقوی ---------- ۷
۴) حجۃ الاسلام علامہ اصغر مہدی مرتضوی ---------- ۹
۵) حجۃ الاسلام علّامہ سیّد ظلِ صادق زیدی الحسینی ---------- ۱۰
۶) پروفیسر عباس رضا نیّر جلال پوری ---------- ۱۱
۷) مولانا بلال کاظمی ---------- ۱۵
۸) حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا علی رضا رضوی ---------- ۱۷
۹) حجۃ الاسلام مولانا دانش فردوس نجفی ---------- ۱۸
۱۰) حجۃ الاسلام مولانا سید ایاز حسین جھولسی ---------- ۱۹
۱۱) اظہارِ تشکر۔ سیّدہ رونق جہاں زیدی ---------- ۲۰
۱۲) پہلی مجلس درحال رسولِ خداؐ ---------- ۲۲
۱۳) دوسری مجلس درحال جنابِ سیّدہؑ ---------- ۲۴
۱۴) تیسری مجلس درحال حضرت علیؑ ---------- ۲۶
۱۵) چوتھی مجلس درحال امام حسنؑ ---------- ۲۹
۱۶) پانچویں مجلس درحال امام حسینؑ ---------- ۳۱
۱۷) چھٹی مجلس درحال امام زین العابدینؑ ---------- ۳۴
۱۸) ساتویں مجلس درحال امام محمد باقرؑ ---------- ۳۶
۱۹) آٹھویں مجلس درحال امام جعفر صادقؑ ---------- ۳۸
۲۰) نویں مجلس درحال امام موسیٰ کاظمؑ ---------- ۴۰
۲۱) دسویں مجلس درحال امام علی رضاؑ ---------- ۴۲
۲۲) گیارہویں مجلس درحال امام محمد تقیؑ ---------- ۴۴
۲۳) بارہویں مجلس درحال امام علی نقیؑ ---------- ۴۶
۲۴) تیرہویں مجلس درحال امام حسن عسکریؑ ---------- ۴۸
۲۵) چودہویں مجلس درحال امام مہدیؑ ---------- ۵۰

پیش لفظ

تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لئے ، لاکھوں درود وسلام محمدؐ وآلِ محمدؐ پر کہ جن کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو خلق کیا۔میری دِلی خواہش تھی کہ کمسن بچوں کے لئے ذاکری کی ایسی کتاب لکھی جائے جو چہاردہ معصومینؑ کی سوانح حیات پر مبنی ہو،شکر ہے پروردگارِ عالم کا کہ جس نے توفیق عطا کی اور عطائے محمدؐ وآلِ محمدؐ سے یہ کتاب تحریر کی گئی جونہایت آسان لفظوں میں اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں لکھی گئی ہے تا کہ کمسن بچے آسانی سے یاد کرسکیں ۔ چہاردہ معصومینؑ کی بہت ہی مختصر اور جامع سوانح حیات تحریر کی گئی ہے بچوں کی ماؤں سے گذارش ہے کہ جس طرح اسکول کا ہوم ورک روزانہ پابندی سے کرایا جاتا ہے اسی طرح اس کتاب کی ایک ایک لائن بچوں کو روزانہ یاد کرائی جائے اور ایک ہفتہ میں جتنی بھی لائنیں یاد ہوجائیں جمعرات کے دن اپنے اہلِ خانہ کو بٹھا کر گھر میں مجلس کا اہتمام کیا جائے اور ایک ہفتہ میں بچوں نے جتنا بھی یاد کیا ہے اس مجلس میں پڑھوایا جائے اس طرح روزانہ بچوں کو یاد بھی ہوتا رہے گا اور مجلس میں بیٹھ کر پڑھنے کی خوداعتمادی بھی پیدا ہوجائے گی ، بعد ختم مجلس بچوں سے چہاردہ معصومینؑ ، شہدائے کربلا واسیران کوفہ و شام کی نذر دِلوائیں اور مرحومین کی فاتحہ دِلوائیں تا کہ بچوں کو بچپن ہی سے نیاز و

فاتحہ کی عادت رہے۔ مجھے امید ہے کہ ایک سال میں محرمؑ کا مہینہ آنے تک بچوں کو کافی معلومات حاصل ہوجائیں گی اور ذاکری کا جذبہ بھی پیدا ہوجائے گا میری دِلی خواہش ہے کہ ہماری قوم کے گھروں کا ہر بچہ کمسنی سے ہی ذاکرِ اہلِ بیتؑ بنے جب انسان کسی نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ ضرور مدد کرتا ہے، آلِ محمدؑ کی نظرِ کرم بھی ذکرِ اہلِ بیتؑ کرنے والوں پر ہر وقت رہتی ہے۔اس کتاب کے لکھنے میں طارق وحید صاحب اور علی جونپوری صاحب نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا میں ان کی بہت مشکور ہوں اور جن جن احباب نے میرے ساتھ تعاون کیا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کی ہر جائز حاجت کو محمدؐ وآلِ محمدؑ کے صدقے میں پورا کرے۔

(آمین ثم آمین)

انشاء اللہ محمدؐ وآلِ محمدؑ کی بارگاہ سے بھی ان کو اجرِ عظیم عطا ہوگا آپ لوگوں سے گذارش ہے کہ مجھ ناچیز کے لئے اور تمام مومنین کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں اور جب میرا انتقال ہوجائے تو مجھ ناچیز (سیدہ رونق جہاں زیدی بنتِ سید ابرار حسین زیدی) کے لئے دعائے مغفرت اور سورۃ فاتحہ ضرور پڑھ دینا۔

فقط

والسلام

Syed Zaheer-ul-Hassan

Khateeb Minber e Raeesi

VELAYAT TV USA

"A book can't change the world on its own. But a book can change the readers. And readers? They can change the world....."

The book Mawadat e aal e Mohammad a.s. is a perfect book for toddlers and young children, written in a very simple language, easy to understand and grasp...and has all the beauty in it that can change the minds of our little readers by reading the hadeeths of our 14 Masumeen a.s.

It truly is a perfect first book, to be introduced to our children to the inspirational life of the 14 Masumeen, their unshakable love for Allah and their amazing characteristics, that Muslims all over the world should strive to emulate.

I. from the very core of my heart appreciate the efforts made by the beloved mother of Farhan -Ali-Waris, who is a Zakirah herself. in composing this book and putting in, her time and hard work to make it such a complete package of curriculum for our budding children who should and must learn the basic biographical journey of our Prophet and Infallible Imams, their lifestyle, and their absolute best character.

حجۃ الاسلام مولانا سیّد شہنشاہ حسین نقوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مودّتِ آلِ محمد علیہم السّلام (جلد اوّل)

بچّوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بہترین کاوش

پروردگارِ عالم نے قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں بنی نوع انسان کی یوں رہنمائی فرمائی ہے:

"(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم کہہ دو کہ میں تم سے اِس تبلیغِ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اِس کے کہ میرے اقرباء سے محبت (مودّت) کرو۔" (سورۂ شوریٰ، آیت 23)

اِس آیۂ کریمہ کی تفسیر و تشریح میں بہت سی کتابیں تحریر کی گئی ہیں۔ اِس وقت ایک علمی شخصیت، دانش ور، خطیبہ، مصنّفہ اور ذاکرۂ اہلِ بیت علیہم السّلام قابلِ قدر سیّدہ رونق جہاں زیدی بنتِ محترم سیّد ابرار حسین زیدی کی مختصر لیکن جامع کتاب "مودّتِ آلِ محمد علیہم السّلام (جلد اوّل)" میرے پیشِ نظر ہے۔ یہ دراصل بچّوں کے لیے مختصر مجالسِ چہاردہ معصومینؑ ہیں، جو چھوٹے بچّوں کی ذہنی سطح کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے تحریر کی گئی ہیں۔

بچّوں کے لیے لکھنا آسان کام نہیں، اِس کے لیے بچّہ بننا پڑتا ہے۔ یہ ہر ایک کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہمارے ملک میں بچّوں کے لیے اچھا لکھنے والی ہستیاں خال خال ہی ہیں۔

بچّوں کی تعلیم و تربیت کے باب میں یہ کتاب ایک مفید، بہترین اور قابلِ تقلید کاوش ہے۔ تقاریر کی نگارش میں آسان اور سلیس زبان، حقیقت پسندی، باہدف تحریر اور برمحل اشعار کا استعمال تقاریر کو دوام بخشنے میں معاون و مؤثر عناصر ہیں۔ اِس طرح کی کتابیں اور کتابچے ہماری قوم کے بچّوں کی اوّلین ضرورت ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ اِن پر بھرپور، شعوری توجّہ دی جائے۔

فاضل مصنّفہ کے تحریر کردہ پیش لفظ کا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

”تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لیے، لاکھوں دُرود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؑ پر کہ جن کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کو خلق کیا۔ میری دلی خواہش تھی کہ کمسن بچّوں کے لیے ذاکری کی ایسی کتاب لکھی جائے جو چہاردہ معصومین علیہم السّلام کی سوانح حیات پر مبنی ہو۔ شکر ہے پروردگارِ عالم کا کہ جس نے توفیق عطا کی اور عطائے محمدؐ و آلِ محمدؑ سے یہ کتاب تحریر کی گئی، جو نہایت آسان لفظوں میں اور چھوٹے چھوٹے جملوں پہ مشتمل ہے تاکہ کمسن بچّے بھی آسانی سے یاد کرسکیں۔“

ننھے منّے ذاکرین و ذاکرات کے لیے یہ کتاب یقیناً ایک سدابہار تحفہ و ہدیہ ثابت ہوگی۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

مجلس سے ہمیں ذہنِ رسا ملتا ہے
اسلام ہے کیا، اِس کا پتا ملتا ہے
فیضی غمِ شبیرؑ ہے عرفانِ حیات
اِس غم کے وسیلے سے خدا ملتا ہے

معروف نوحہ خوان، منقبت گزار، خوش لحن و صدا، بااخلاق نوجوان سیّد فرحان علی وارث رضوی نے توجہ دلائی کہ یہ خدمت انجام دی گئی ہے، ویسے تو ایسے بیٹے کی ماں ایسی ہی ہوگی میں اہلِ بیتِ عظّام علیہم السّلام کے گھرانے کی ذاکرہ محترمہ سیّدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ کی توفیقاتِ خیر میں اضافے کے لیے بارگاہِ ایزدی میں دُعا گو ہوں۔ اللہ، حضرات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و آلِ محمد علیہم السّلام اور کربلا والوں کے طفیل اِنھیں اور اِن کے متعلقین کو فضل و کرم کے سائے میں رکھے۔ جن جن محترم و معزز شخصیات نے اِس کتاب کے منظرِ عام تک آنے میں مصنّفہ کا ساتھ دیا، اللہ اُن سب کو دُنیا اور آخرت میں آسانیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

سیّد شہنشاہ حسین نقوی

مدیر باب العلم دارالتحقیق۔ کراچی

(بدھ، 2 ذوالحجہ 1444ھ ق، مطابق 21 جون 2023ء)

حجۃ الاسلام علامہ اصغر مہدی مرتضوی

۲۳ فروری ۲۰۲۳ء

تمام تعریفیں اس خدا کی جس کی تعریف کا حق تو بس ختمی مرتبت حضرت محمدؐ یا آل محمدؐ ہی ادا کر سکتی ہے۔ عالمی شہرت یافتہ نوحہ خوان جناب فرحان علی وارث کی والدہ محترمہ سیدہ رونق جہاں زیدی کی کتاب ''مودّت آلِ محمدؐ'' کا عنوان ہی قرآنی ہے اور تخلیقِ انسان کا مظہر ہے۔ یہ کتاب چراغ حق بن کر آج کے اس پر آشوب دَور میں آئی ہے جب انٹرنیٹ اور میڈیا کے دوسرے ذرائع کم سِن بچوں کو مسلسل راہِ سُو کی طرف بلا رہے ہیں۔ کم سِن بچوں کے ذہنوں میں حق کا واضع نقشہ بنانے اور انہیں تلاشِ حق کی دعوت فکر دینے میں اس کتاب کے مختصر اور آسان جملے آج کے دَور کی ضرورت ہیں۔ خاص طور پر دیارِ غیر میں رہنے والے بچے جب ان مجالس کو پڑھیں گے تو نہ صرف اُن کے اپنے اندر مودت فی القرباء کی لَو دہکے گی بلکہ ان کو دیکھ کر اور بھی بچّے چراغِ ہدایت کی جانب متوجہ ہوں گے۔ عین ممکن ہے انہی ننھے منھے ذاکرین میں سے کوئی اپنے دَور کا شیخ کلینی بن جائے، علامہ امینی بن جائے۔

خدائے حسین بحقِ مادرِ حسینؑ محترمہ سیّدہ رونق جہاں زیدی کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے۔

دعا گو

علامہ اصغر مہدی مرتضوی

حجۃ الاسلام علامہ سید ظل صادق زیدی الحسینی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساری تعریفیں خالق کون ومکان کے لیے درودوسلام محمدؐ وآل محمدؐ کے لیے

محمدؐ وآلِ محمدؐ کی مدحت میں اگر ایک لفظ بھی لکھا جائے تو اس کے عوض فرشتے قیامت تک اس شخص کے اجروثواب لکھتے رہتے ہیں، سیدہ رونق جہاں زیدی (فرحان علی وارث) کی والدہ ماجدہ نہ صرف یہ کہ ایک معروف ذاکرہ اہل بیتؑ ہیں بلکہ ایک معروف مصنفہ بھی ہیں، جس قدران کی خطابت سادہ مگر پراثر ہے اتنی ہی ان معظّمہ کی تحریر رواں دواں، سادہ و سلاست کا اعلیٰ نمونہ ہے، کیا مجال کہیں ایک حرف بھی حشویات اور غیر مناسب ہو، واقعاً بچوں کے لئے، بچوں کی زبان میں مختصر ترین مجالس لکھی ہیں، عزائی ادب میں یہ اضافہ ہے! رونق جہاں زیدی صاحبہ کا یہ ایک کارنامہ ہے، جو تا قیامت تابندہ و پائندہ رہے گا ہم اس کتاب کی تالیف پر طمانیتِ قلب محسوس کرتے ہیں، خداوند تعالیٰ انھیں صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے تا کہ ان کے قلم سے اس جیسے اور شاہکار مَنَصَّۂ شُہُود پر آسکیں۔ والسلام

بندہ صادق

سید ظل صادق زیدی الحسینی

پروفیسر عباس رضا نیّر جلال پوری

صدر شعبۂ اُردو، لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنو

کتاب مودّتِ آلِ محمدؐ، مدرسۂ خطابت ہے

بے شک رسولؐ و آلؑ رسول سے محبت کرنے والے مرکر بھی شہید ہوتے ہیں۔ ان کا اپنا غم بھی غمِ حسینؑ میں شامل ہو کر حیاتِ ابدی کا حامل ہو جاتا ہے اور کتنے خوش نصیب ہیں وہ صاحبانِ قلم جو محمدؐ و آلِ محمدؑ کی سیرت و سوانح کو قلمبند کر کے آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ بن کر زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔ چونکہ صاحبانِ قلم اپنے جسم میں نہیں بلکہ اپنی کتابوں میں بہر حال زندہ رہتے ہیں۔

مُربی نونہالان مِلّت، پیکر شفقت و عنایت، ذاکرۂ اہلبیتؑ سیدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ کو خدائے انفس و آفاق صحت و سلامتی کے ساتھ طویل حیات عطا فرمائے جو ستارۂ عزا اور ہلال وِلا سید فرحان علی وارث کی والدۂ مہربان اور بالی سکینہ و عالی سکینہ جیسی ننھی منھی ذاکرات کی دادی جان ہیں۔ بیشک موصوفہ کی پوری نسل ان کی شاندار تعلیم و تربیت کا جیتا جاگتا آئینہ ہے۔

سیدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ نے چھوٹے چھوٹے بچوں کی تربیت کر کے اُنہیں فرشِ عزا کے ستارے بنانے کے لیے چودہ مختصر مجالس کا مجموعہ تصنیف کیا ہے۔ جس میں سلاستِ زبان اور لطافت بیان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے واقعات کی پیش کش میں بچوں کے احساسات و جذبات اور ان کی نفسیات کا مکمل لحاظ رکھا گیا ہے۔ تسبیح خطابت میں واقعات و روایات کو اس طرح سے پرویا گیا ہے کہ بچے انہیں آسانی سے یاد بھی کر لیں اور منبر پر بیٹھ کر انہیں بلا جھجک پیش بھی کرتے جائیں۔

کتاب کا نام ''مودّتِ آلِ محمدؑ'' ہے۔ جو آیۂ مودّت سے اخذ کیا گیا ہے۔ یہ نام اس اعتبار سے بھی اس کتاب کے لئے زیبا ہے کہ کتاب کا نچوڑ و ماخذ قرآنی آیات اور معتبر روایات ہی ہیں۔ ان مجالس میں بہ اعتبارِ الفاظ بہت چھوٹے چھوٹے جملے پیش کئے گئے لیکن بہ اعتبار معنی و تاثیر یہ جملے بہت بڑے ہیں۔ پہلی مجلس رسولِ خداؐ کی شان میں ہے۔ جو مصائب کے ان پُرتاثیر جملوں پر مکمل ہوتی ہے:۔

''ہائے ہمارے سروں سے نبیؐ کا سایہ اُٹھ گیا، ہائے بی بی فاطمہ زہراؑ یتیم ہوگئیں، ہائے شہزادی زینبؑ واُم کلثومؑ نانا سے جدا ہوگئیں۔ ہائے امام حسنؑ، امام حسینؑ نانا سے بچھڑ گئے۔ ہائے مدینہ ویران ہوگیا۔''

مجلس کو مزید پُرتاثیر بنانے کے لیے برجستہ اشعار بھی نقل کئے گئے ہیں۔ دوسری مجلس حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے حوالے سے ہے۔ جس میں شعر پیش کیا گیا ہے:۔

رسالت آمد زہراؑ پہ یہ اعلان کرتی ہے
کریں گی فاطمہؑ کارِ رسالت صنفِ نسواں میں

مجالس میں واقعات کے بیان کا سلیقہ نہایت دلکش اور نہایت جاذب ہے۔ تیسری مجلس مولا علیؑ کی شان میں ہے۔ جس کی ابتدا واقعے کے بیان سے کچھ اس طرح ہوتی ہے۔

''ایک مرتبہ مولا علیؑ جھولے میں لیٹے ہوئے تھے۔ ایک اژدہا آپ کے جھولے کی طرف آیا، آپ نے جھولے میں لیٹے ہوئے اژدہے کے منھ میں دونوں ہاتھ کے انگوٹھے ڈالے اور اژدہے کا کلّہ چیر دیا۔ جب آپ کی والدہ آئیں، دیکھا اژدہا مرا پڑا ہے۔ آپ نے فرمایا میرا بچہ ''حیدرؑ'' ہے۔

کتاب میں تربیت کے ساتھ تبلیغ کا بھی التزام رکھا گیا ہے۔ مصنفہ چاہتی ہیں کہ مائیں مجلس کی واپسی پر بچوں سے مجلس میں بیان کی گئی باتوں کے بارے میں پوچھا بھی کریں۔ جس کے لئے امام حسنؑ کی مجلس میں اس طرح کا واقعہ بیان کرتی ہیں۔

''امام حسنؑ کمسنی میں بھی اتنے ذہین تھے، نانا کے پاس بیٹھے ہوتے تھے، نانا کے پاس جو وحی نازل ہوتی اسے سن کر جب گھر اپنی ماں کے پاس آتے تو پوری وحی سنا دیا کرتے تھے۔''

مصنفہ نے مصائب کی روایت کے انتخاب میں بھی بچوں کی دلچسپی کا لحاظ رکھا ہے۔ پانچویں مجلس حضرت خامس آلِ عبا امام حسینؑ کے متعلق ہے جوان جملوں پر مکمل ہوتی ہے۔

''ایک دن بی بی سکینہؑ کے منہ پر طمانچے لگ رہے تھے، سجادؑ پر گرم پانی پھینکا جا رہا تھا۔ شیر ابوالحارث سے دیکھا نہ گیا، مولا حسینؑ کے پاس روتا ہوا آیا۔ مولاؑ! اب یہ ظلم مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اتنا رویا کہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔''

کتاب کی چودہویں اور آخری مجلس ظہور امام زمانہؑ کے بعد کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ بیان بھی نہایت واضح اور اثر انگیز ہے۔ مجلس کا آخری اقتباس اس طرح ہے:۔

''ان کا پایۂ تخت شہر کوفہ ہوگا۔ مکّے میں ان کے نائب کا تقرر ہوگا۔ آپ کا دیوان خانہ اور حکم جاری کرنے کی جگہ مسجد کوفہ ہوگی۔ بیت المال مسجدِ سہلہ ہوگی۔ خلوت کدہ نجفِ اشرف ہوگا۔ آپ کے عہدِ حکومت میں مکمل امن اور سکون ہوگا۔ عدل وانصاف سے دنیا بھر جائے گی۔''

غرض کہ ان مجالس کے جملہ مشتملات تربیت کے حوالے سے بچوں کی نفسیات سے مصنفہ کی واقفیت کا بہترین مظہر ہیں۔ یہ کتاب نئی نسل کے بچوں میں ذاکری کے جذبے اور ہنر کو پروان چڑھانے کے لئے اپنے آپ میں ایک ''مدرسہ'' ہے۔ جس کا طرز بیان ہر اعتبار سے ''Mother سا'' ہے۔

قوم کی ماؤں کو چاہئے کہ اسکول کے ہوم ورک اور مکتب کی تمرین کی طرح سے ہی ان مجالس کو بھی اپنے بچوں کو یاد کرائیں، دہروائیں اور انہیں بیان کے طریقے سکھائیں۔ گھر میں بچوں کی مجالس کا اہتمام کریں۔ مجالس کے انتظام میں بھی بچوں کو آگے رکھیں۔ مجلس

سننے کے لیے بھی بچوں کو آگے بٹھائیں۔ اُنہیں مجالس کی تہذیب بتائیں۔ منبر پر بٹھا کر ان سے مجالس پڑھوائیں تاکہ وہ آگے چل کر تمام زندگی بلا جھجھک اپنی خطابت کے ذریعے علوم و معارف آلِ محمد علیہم السلام عام کرسکیں۔

اے خالقِ حسینؑ! تجھے مادرِ حسینؑ کا واسطہ کہ محترمہ سیّدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ کی تصنیف تالیف کا سلسلہ بھی ذاکری کے ساتھ ساتھ جاری و ساری رہے۔ یعنی وہ زبان اور قلم دونوں سے حقوقِ آلِ محمدؐ کا دفاع کرتی رہیں اور اسی طرح ان کے مدرسۂ خطابت کو فروغ حاصل ہوتا رہے۔ آمین!

جسم تو جسم ہے اور خاک میں مل جائے گا
ہم بہر حال کتابوں میں ملیں گے تم کو

خاکِ پائے آلِ رسولؐ

پروفیسر عباس رضا نیّر جلال پوری
لاس اینجلس امریکہ

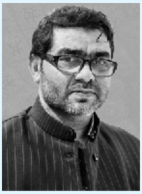

مولانا بلال کاظمی

آہوں کے اثر دیدۂ نم جاگ رہے ہیں
یعنی ابھی شبیرؑ کے غم جاگ رہے ہیں
ہر ایک کو عرفان کہاں کرب و بلا کا
دنیا ہے بڑی لوگ ابھی کم جاگ رہے ہیں

عزا کا فرش اوڑھتی زمینیں، اور اشکِ خوں برساتے ہوئے آسماں، سمندروں میں سر اُٹھائے ہوئے جزیرے اور دریاؤں کی چشمِ گریہ کناں، عرفاء کے بیدار دل، دانشوروں کے بیدار ذہن، مداحوں کے حق پسند قلم، مقررین کی روشن تقریریں، خطیبوں کے غم انگیز خطبے، ذاکروں کی گریہ لوح زبانیں رہتی دنیا تک خدمتِ رسولؐ و آلِ رسولؐ میں خراج عقیدت پیش کرتے رہیں گے۔

خوشا نصیب ان کے جو خدمتِ ذکرِ رسولؐ و آلِ رسولؐ میں خود کو مصروفِ عمل رکھتے ہیں، انہیں معتبر افراد میں ایک روشن نام جناب فرحان علی وارث صاحب کا ہے، جو پچھلی تقریباً تین دہائیوں سے مصروفِ ذکر ہیں، البتہ قابل مبارک باد ہے وہ ماں جس کی آغوش کی گرمی نے پسر کے دل میں محبتِ اہل بیت علیہم السلام کی حرارت پیدا کی۔ ''سرِ دست'' مختصر لیکن معتبر چودہ مجالس پر مشتمل کتابِ غم بنام ''مودّت آلِ محمد علیہم السلام'' ایک عظیم کاوش ہے جو فرحان صاحب کی والدہ گرامی نے تحریر فرمائی۔ چونکہ یہ معظّمہ ایک مقبول ذاکرہ بھی ہیں، اور ایک ماں بھی ہیں لہٰذا نہایت مثبت اور مؤثر انداز میں یہ چودہ مجالس تحریر فرمائی ہیں جو کمسن بچے اور بچیاں بآسانی یاد کر سکتے ہیں۔ مصروفیات کے سبب ہم ان چودہ مجالس کا مکمل مطالعہ تو نہ کر سکے لیکن جتنا بھی پڑھ سکے ہر سطر پر دل سے دعائیں نکلیں۔ اس مجموعۂ مجالس کی خاص بات یہ ہے کہ زبان بھی وہی استعمال کی گئی ہے جو بچوں کی فطری زبان ہوتی ہے

ہماری دعا ہے کہ قوم کے بچے ان مجالس سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہوں اور بارگاہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام میں جناب سید فرحان علی وارث کی والدہ گرامی کی یہ سعی قبول و مقبول ہو۔ آمین

سیّد بلال کاظمی
مفتی گنج لکھنؤ (انڈیا)

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید علی رضا رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجالس، شیعان اہلبیت علیہم السلام کی پہچان ہیں۔ دنیا بھر میں پورے سال مجالس برپا کی جاتی ہیں لیکن خاص طور پہ محرم الحرام میں مجالس کثرت سے برگزار کی جاتی ہیں۔

جہاں مجالس بزرگ وجوان برپا کرتے ہیں وہاں بچوں کی مجالس کثرت سے بپا کی جاتی ہیں۔ بچوں کی مجالس میں کوشش یہ کی جاتی ہے کہ خود بچے مجلس سے خطاب کریں۔ بچوں کی مجالس کے لئے کتب کم ہیں۔ محترمہ سیدہ رونق جہاں زیدی نے "مودت آل محمد علیہم السلام" کے نام سے بچوں کی مجالس تحریر فرمائی ہیں، جو پیش نظر ہیں۔ پروردگار محترمہ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے آمین۔

علی رضا رضوی

لندن

حجۃ السلام والمسلمین مولانا دانش فردوس نجفی

السلام علیکم

الحمد اللہ میں کربلائے معلیٰ میں قافلے میں تھا اور ذاکری کے فرائض انجام دے رہا تھا مجلس ختم ہونے کے بعد میری ملاقات پاکستان سے آئے ہوئے مشہور و معروف نوحہ خواں منقبت خواں سید فرحان علی وارث سے ہوئی اس دوران فرحان کی والدہ ذاکرۂ اہلِ بیتؑ سیدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ نے اپنی تصنیف بچوں کے لئے ذاکری کی کتاب ''مودتِ آلِ محمدؐ '' جلد اوّل جو کہ کمسن بچوں کے لئے لکھی تھی وہ مجھے عنایت فرمائی میں نے بغور اس کتاب کا مطالعہ کیا چہاردہ معصومینؑ کی سوانح حیات بہت آسان جملوں میں لکھی ہوئی تھی یہ کتاب دورِ حاضر کے کمسن بچوں کے لئے بہت موثر ہے تاکہ بچوں کو کم عمری سے ہی ذاکری کا شوق پیدا ہو خاص طور سے جو مومنین دیارِ غیر میں مع فیملی رہ رہے ہیں اُن کے کمسن بچوں کے لئے موزوں ہے جو اُردو زبان میں ذاکری کا شوق رکھتے ہیں تاکہ یہ ننھے منّے بچے علومِ چہاردہ معصومینؑ سے فیضیاب ہو سکیں بطفیلِ کریم کربلا کتاب ''مودتِ آلِ محمدؐ '' جلد اوّل کی بے پناہ مقبولیت کے بعد یہ دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے میں دعا گو ہوں کہ ذاکرۂ اہلِ بیتؑ سیدہ رونق جہاں زیدی کی اس کاوش کو بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں مقبولیت حاصل ہو اور یہی عمل آخرت کی منزلوں کے لئے زادِ راہ قرار پائے۔ آمین ثم آمین

فقط والسلام

دانش فردوس

نجفِ اشرف۔ عراق

حجۃ الاسلام مولانا سید ایاز حسین چھولسی

تقریظ

تمام حمد اس ذات لازوال کے لیے جس نے نور نبوت و امامت کو انسانی سانچے میں ڈھال کر مرتبۂ اشرف المخلوقات کو مزید عروج بخشا ارادۂ مشیّت میں مقصد تخلیق انسانی جز وعبادت کے کچھ اور نہیں تحفۂ خرد دیگر حلقۂ حیوانیت سے صاحبانِ نطق کو امتیاز دیا اور قوت گویائی کو مزید تقویت بخشی۔

یقیناً ذی روح کو موت آئے گی لیکن فنا و بقا اس کی فکر پر منحصر ہے اس لئے کہ انسان کو اس کی فکر زندہ و مردہ کرتی ہے شریعت مقدسہ میں چند ایسے اعمال وافعال ہیں جو ثواب جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں اگر انسان اس کو انجام دے تو جسم ایک دن ضرور ختم ہوگا لیکن اس کا نام ہمیشہ باقی رہے گا اور اس کو اجر و ثواب ملے گا تا ابد اس کا نام صفحۂ ہستی میں باقی رہے گا۔

جیسا کہ خود امیر المومنینؑ کا یہ شعر اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

یلوح الخط فی قرطاس دھراً
وکاتبہ رمیم فی التراب

جس کا ترجمہ علامہ ذیشان حیدر جوادی اعلیٰ اللہ مقامہٗ نے کچھ یوں نظم فرمایا ہے۔

جب تک دہر میں آثارِ قلم زندہ ہیں
ہم پس مرگ بھی سمجھیں گے کہ ہم زندہ ہیں

لٰہذا اس حقیر نے اس کتاب ''مودّت آل محمدؐ'' کی بغور ورق گردانی کی جو تربیت اولاد کے لیے نہایت درجہ مفید ہے عالمی شہرت یافتہ منقبت ونوحہ خواں سید فرحان علی وارث کی والدۂ ماجدہ مصنفہ محترمہ ذاکرۂ اہل بیت سیدہ رونق جہاں زیدی صاحبہ جو میری چچی ہیں ان کی اس نایاب کاوش ومحنت کی مقبولیت کی دعا بارگاہ رب ذوالجلال میں کرتا ہوں خدا آپ کے حسن عمل حسن تدبیر کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کرے کلک رواں کو مزید تقویت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

احقر العباد
سید ایاز حسین چھولسی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اظہارِ تشکر

تمام تعریفیں خدائے بزرگ و برتر کے لئے، لاکھوں درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ پر

جن معزز حضرات نے اس کتاب کو پڑھ کر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا میں تہہ دل سے ان کی مشکور ہوں اور پروردگارِ عالم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ ذکر محمد و آل محمدؐ کے صدقے میں ان معزز حضرات کی ہر جائز حاجات کو پورا کرے آمین ثم آمین۔

اور ننھے منے ذاکرین کے لیے بھی یہ خوشخبری ہے کہ اس کتاب کی جلد ۲ اور جلد ۳ زیرِ طبع ہے انشاء اللہ بہت جلد شائع کرا دی جائے گی۔ تاکہ بچے اس سے استفادہ کر سکیں۔

والسلام

دعا گو

سیّدہ رونق جہاں زیدی

نظر ثانی: مولانا سید ایاز حسین رضوی
(نجف اشرف)

آیۂ مودّت

قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا کوئی اجر نہیں چاہتا علاوہ اس کے کہ میرے اہلبیت واقربا سے محبت کرو (شوریٰ: ۲۳)

آیۂ تطہیر

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کردے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کردے۔'' (الأحزاب، ۳۳)

حدیثِ ثقلین

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، تم ان کا دامن تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت علیہم السلام

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پہلی مجلس

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

ہمارے نبیؐ کا نام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ہے۔ ہمارے نبیؐ کی والدہ کا نام بی بی آمنہؑ ہے۔ ہمارے نبیؐ کے والد کا نام حضرت عبداللہؑ ہے۔ ہمارے نبیؐ کے دادا کا نام حضرت عبدالمطلبؑ ہے۔ ہمارے نبیؐ کے پردادا کا نام حضرت ہاشمؑ ہے۔ اسی لئے آپ کے خاندان کو خاندانِ بنی ہاشمؑ کہتے ہیں۔ ہمارے نبیؐ کی ولادت ۱۷ ربیع الاول ۱ عام الفیل روز جمعہ بوقتِ صبح شعبِ ابی طالب میں ہوئی۔

آیا نہ پھر رسول کوئی مصطفیؐ کے بعد
حاجت بھی کیا تھی حضرتِ خیر الوریٰ کے بعد
میں اس سے بڑھ کے اور تیری شان کیا لکھوں
عظمت میں تو عظیم ہے ربُ العلیٰ کے بعد

سارے مکہ والے ہمارے نبی کو امین کہتے تھے کہ محمدؐ ایماندار ہیں کبھی خیانت نہیں کرتے محمدؐ صادق ہیں کبھی جھوٹ نہیں بولتے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے رسولِ خدا کو اپنا نبی بنایا تو کہا کہ مکہ والوں سے کہو بتوں کی پوجا نہ کریں اس خدا کی عبادت کریں جس نے پوری دنیا کو بنایا ہے۔ جب رسولِ خدا نے مکہ والوں کو منع کیا کہ بتوں کی پوجا نہ کریں اُس خدا کی عبادت کریں جس نے پوری دنیا کو بنایا ہے تو مکہ والے رسولِ خدا کے دشمن ہو گئے اور سب نے مل کر رسولِ خدا کو قتل کرنے کا منصوبہ

بنایا، جب یہ بات اللہ کو پتہ چلی تو اللہ تعالیٰ نے رسولِ خدا سے کہا مکہ والے آپ کو قتل کرنا چاہتے ہیں آج کی رات اپنے بستر پر علیؑ کو سُلا دو اور غار میں چلے جاؤ، رسولِ خدا نے مولا علیؑ کو بلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اپنے بستر پر سلا دوں مولا علیؑ نے کہا ٹھیک ہے میں آپ کے بستر پر سو جاتا ہوں، مولا علیؑ چادر اوڑھ کر رسولِ خدا کے بستر پر سو گئے جب چالیس لوگ جمع ہو کر تلواریں لیکر رسولِ خدا کو قتل کرنے کے لئے آئے چادر اُٹھائی دیکھا یہاں تو رسولِ خدا نہیں ہیں یہاں تو علیؑ سو رہے ہیں پوچھا یا علیؑ محمدؐ کہاں چلے گئے تو مولا علیؑ نے جواب دیا تم لوگ محمدؐ کو میرے سُپرد کر کے گئے تھے جو مجھ سے پوچھنے کے لئے آئے ہو؟

شاعر نے کیا خوب کہا ہے

کپڑے وہی، چادر وہی، دستار وہی ہے
سوتا ہے تو لگتا ہے کہ اللہ کا نبیؐ ہے
انگشت بدنداں تھے سب ہی مکہ کے کافر
سویا تو محمدؐ تھا یہ جاگا تو علیؑ ہے

ہمارے نبیؐ کی رحلت ۲۸ صفر ۱۱ ہجری بروز دوشنبہ بوقت دوپہر مدینہ منورہ میں ہوئی۔ مولا علیؑ نے آپؐ کو غسل و کفن دیا اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔

ہائے ہمارے سروں سے نبیؐ کا سایہ اُٹھ گیا ہائے بی بی فاطمہ زہراؑ یتیم ہو گئیں ہائے شہزادی زینبؑ و کلثومؑ نانا سے جدا ہو گئیں ہائے امام حسنؑ امام حسینؑ نانا سے بچھڑ گئے۔ ہائے مدینہ ویران ہو گیا۔ (شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسری مجلس

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

ہماری شہزادی بی بی فاطمہ زہراؑ معصومہ ہیں۔ ہمارے پہلے معصوم رسولِ خداؐ ہیں آپ کی بیٹی بی بی فاطمہ زہراؑ بھی معصومہ ہیں اور ہمارے بارہ امام بھی معصومینؑ ہیں۔ یہ سب چودہ معصومینؑ ہیں۔ ہماری شہزادی بی بی فاطمہؑ زہرا رسولِ خداؐ کی اکلوتی بیٹی ہیں۔آپ کی والدہ بی بی خدیجۃؑ الکبریٰ ملیکۃ العرب ہیں۔آپ کے بابا سردارِ انبیاء ہیں،آپ کے شوہر مولا علیؑ فاتح خیبر مالکِ حوضِ کوثر ہیں،آپ کے بیٹے امام حسنؑ امام حسینؑ نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں،آپ کی بیٹی جنابِ زینبؑ ثانیِ زہراؑ ہیں۔ واقعہ کربلا میں آپکی دونوں بیٹیوں بی بی زینبؑ اور بی بی اُم کلثومؑ نے بہت صبر کیا۔ رسولؐ اللہ کی نسل شہزادی فاطمہؑ زہرا اور مولا علیؑ سے چلی ہے۔آپ کی ولادت ۲۰ جمادی الثانی ۴۶ عام الفیل روزِ جمعہ مکہ معظّمہ میں ہوئی۔اپنے بابا رسولِ خدا سے ورثے میں سیادت ملی۔مولا علیؑ اور بی بی فاطمہؑ سے جو اولاد ہے وہ سیّد کہلاتی ہے۔ رسولِ خداؐ بی بی فاطمہؑ کا بہت احترام کرتے تھے جب شہزادی آتیں تو رسولؐ اللہ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔آپ فرماتے تھے کہ ''فاطمۃ بضعۃ مِنّی''،یعنی فاطمہؑ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

خدیجہؑ کو ملی بیٹی نبیؐ کو بضعۃُ مِنّی
ہوئی تکمیل تبلیغِ عمل تنظیمِ ایماں میں

رسالت آمدِ زہراؑ پہ یہ اعلان کرتی ہے
کریں گی فاطمہؑ کارِ رسالت صنفِ نسواں میں

جس نے اسے دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا اور جس نے اس کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔ اللہ تعالی نے بی بی کو صدیقہ کا لقب دیا جو کہہ دیتیں وہ ہوجاتا تھا۔ ایک مرتبہ عید قریب آگئی بچوں نے کہا اماں سب بچوں کے کپڑے بن گئے ہمارے کپڑے نہیں بنے۔ صدیقہ بی بیؑ نے کہا تمہارے کپڑے درزی کے پاس سلنے گئے ہیں صبح آجائیں گے۔ صدیقہؑ بی بی کی زبان سے جملہ نکلا اللہ تعالیٰ نے اس طرح پورا کیا۔ فرشتہ حسنینؑ کے کپڑے جنت سے سلے ہوئے لایا دروازے پر دستک ہوئی بی بیؑ نے پوچھا کون ہے جواب دیا میں حسنینؑ کا درزی کپڑے لایا ہوں۔ بچوں نے کپڑے دیکھے کہا ناناؐ یہ سفید ہیں ہمیں رنگین چاہئیں فوراً جبرئیلؑ جنت کا پانی اور طشت لائے رسولِ خداؐ نے پوچھا حسنؑ بیٹا تمہیں کونسا رنگ پسند ہے کہا نانا ہرا رنگ، جب وہ لباس پانی میں دھو کر نکالا تو سبز رنگ کا تھا پھر پوچھا بیٹا حسینؑ تمہیں کونسا رنگ پسند ہے کہا نانا سرخ، جب لباس پانی میں دھوکر نکالا تو سرخ تھا۔ دونوں بچے بہت خوش ہوئے۔ صدیقہؑ بی بی نے جو کہا تھا اللہ نے سچ کر دکھایا۔ ہائے افسوس ابھی آپکی عمر صرف ۱۸ سال تھی کہ آپکے پہلو پہ جلتا ہوا دروازہ گرایا محسنؑ شہید ہوگئے، بی بی سیدہؑ کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ شہزادی رو رو کر کہتی تھیں بابا آپکے بعد مجھ پر اتنی مصیبتیں پڑیں کہ دنوں پر پڑتیں تو راتوں میں تبدیل ہوجاتی۔

آپکی شہادت ۳ جمادی الثانی ۱۱ ہجری بروز یک شنبہ (اتوار) مدینہ میں ہوئی، ہائے مولا علیؑ کا گھر اُجڑ گیا امام حسنؑ امام حسینؑ، زینبؑ وکلثومؑ ماں سے بچھڑ گئیں۔

(شکرِ مولا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسری مجلس

مولا علی علیہ السلام

مولا علیؑ ہمارے پہلے امام ہیں۔آپ حضرت ابو طالبؑ کے بیٹے ہیں آپکی والدہ کا نام بی بی فاطمہؑ بنتِ اسد ہے آپ رسولِ خداؐ کے چچا زاد بھائی ہیں انکے جانشین اور انکے وصی اور داماد بھی ہیں۔مولا علیؑ کی ولادت ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل روزِ جمعہ خانہ کعبہ میں ہوئی۔دنیا میں آنے کے بعد سب سے پہلے رسولؐ خدا کے چہرے کی زیارت کی اور آپ کا لعابِ دہن چوسا۔بچپن ہی سے رسولِ خداؐ کے پاس رہے۔ رسولِ خداؐ نے مولا علیؑ کی بہت اچھی تربیت کی ایک مرتبہ مولا علیؑ جھولے میں لیٹے ہوئے تھے ایک اژدھا آپ کے جھولے کی طرف آیا آپ نے جھولے میں لیٹے ہوئے اژدھے کے منہ میں دونوں ہاتھ کے انگوٹھے ڈالے اور اژدھے کا کلہ چیر دیا جب آپکی والدہ آئیں دیکھا اژدھا مرا پڑا ہے آپ نے فرمایا میرا بچہ ''حیدرؑ'' ہے۔

مولا علیؑ رسولِ خداؐ کی فوج کے علمبردار تھے۔سقائی،علمداری،شجاعت آپ کو ورثے میں ملی تھی۔جس جنگ میں جاتے کامیاب ہوکر آتے تھے۔جب جنگِ خندق میں رسولِ خداؐ نے مولا کو تیار کر کے بھیجا تو کہا آج کُلِ ایمان کُلِ کفر کے مقابلے پر جارہا ہے۔اور جب مولا علیؑ نے جنگ فتح کرلی تو رسولِ خداؐ نے فرمایا علیؑ کی یومِ خندق کی ایک ضرب ثقلین کی عبادت سے افضل ہے۔جب رسولِ خداؐ نے

مولا علیؑ کو خیبر کا قلعہ فتح کرنے کیلئے بھیجا تو مولا علیؑ نے میدان میں پہنچ کر سب سے پہلے علمِ اسلام پتھر پر گاڑا۔

پتھر پہ علم دین کا گاڑا کس نے
مرحب سے پہلواں کو پچھاڑا کس نے
اصحابِ پیمبر تو سب ہی تھے موجود
بولو بولو درِ خیبر کو اُکھاڑا کس نے

جب آخری حج کر کے رسولِؐ خدا جحفہ کے قریب غدیر کے مقام پر پہنچے تو آیتِ بلغ نازل ہوئی آپ نے پالانِ شتر کا منبر بنوایا بلالؓ کو حکم دیا کہ حی علیٰ خیر العمل کی آواز دو سارا مجمع جمع ہو گیا آپ نے بہت شاندار خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ ''اے لوگوں میں تمہارے درمیان دو قیمتی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور ایک میرے اہلِ بیتؑ تم ان کو تھامے رکھنا''۔ پھر مولا علیؑ کو بلند کر کے کہا ''من کنت مولا فہذا علیؑ مولا'' یعنی جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے میرے بعد یہ میرا جانشین ہے میرے بعد جو کچھ پوچھنا علیؑ سے پوچھنا۔

رسولِؐ خدا جب مباہلہ کے لئے گئے تو اپنے ساتھ مولا علیؑ شہزادی فاطمہؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ کو ہی لیکر گئے تھے یہ پنجتنؑ پاک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے گواہ بن کر گئے تھے۔

مگر ہائے افسوس رسولِؐ خدا کے جانے کے بعد زمانہ اہلِ بیتؑ سے پھر گیا مولا علیؑ کو سجدہِ خدا میں ۱۹ رمضان کو مسجدِ کوفہ میں ضرب مار کر شہید کر دیا تین دن تک مولا علیؑ درد سے تڑپتے رہے۔ ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری کو آپ کا تابوت اُٹھ گیا بِن ماں کے بچے یتیم ہو گئے ہائے امام حسنؑ امام حسینؑ یتیم ہو گئے مولا عباسؑ یتیم ہو گئے بی بی

زینبؑ واُم کلثومؑ یتیم ہوگئیں۔ جب مولا علیؑ کا جنازہ جارہا تھا کوفے کے فقراء سر پیٹ کر رورہے تھے کوفہ میں بیوہ عورتیں، چھوٹے چھوٹے یتیم بچے تڑپ تڑپ کر کہہ رہے تھے ہائے ہمارا وارث دنیا سے چلا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھی مجلس

مولا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام

امام حسنؑ ہمارے دوسرے امام ہیں۔آپ رسولِ خداؐ اور بی بی خدیجۃ الکبریٰ کے نواسے ہیں۔آپ مولا علیؑ اور بی بی فاطمہ زہراؑ کے بیٹے ہیں۔آپ حضرت ابوطالبؑ اور بی بی فاطمہؑ بنتِ اسد کے پوتے ہیں۔امام حسنؑ کی ولادت ۱۵ رمضان المبارک ۳ہجری کی شب مدینہ منورہ میں ہوئی۔

طفلِ نو ایک بصد شان لیئے بیٹھی ہیں
بابِ اسلام کا عنوان لیئے بیٹھی ہیں
سر جھکائے ہوئے گویا کے تلاوت کے لئے
فاطمہؑ گود میں قرآن لیئے بیٹھی ہیں

امام حسنؑ کو مولا علیؑ رسولِ خدا کی خدمت میں لائے تو بچے کو رسولِ خداؐ نے گود میں لیا، داہنے کان میں اذان دی، بائیں کان میں اقامت فرمائی پھر اپنی زبان بچے کے منہ میں دے دی، امام حسنؑ نانا کی زبان چوسنے لگے اسکے بعد رسولِ خداؐ نے دعا کی یا خدایا اس بچے کو اور اسکی اولاد کو اپنی پناہ میں رکھنا امام حسنؑ کی ولادت کے ساتویں دن رسولِ خداؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے عقیقہ کیا، بالوں کو مُنڈ وا کر اس کی ہم وزن چاندی صدقہ کی، رسولِ خداؐ نے امام حسنؑ کا عقیقہ کر کے اپنی اُمت میں سنت جاری کردی اب ہر مسلمان کے گھر میں لڑکی اور لڑکے کا عقیقہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے دونوں نواسوں کو فرزندِ رسول کا درجہ دیا۔امام حسنؑ شِیر خواری کے عالم میں بھی لوحِ محفوظ کا

مطالعہ کرتے تھے۔امام حسنؑ کمسنی میں بھی اتنے ذہین تھے نانا کے پاس بیٹھے ہوتے تھے، نانا کے پاس جو وحی نازل ہوتی سن کر جب گھر اپنی ماں کے پاس آتے تو پوری وحی سنا دیا کرتے تھے۔امام حسنؑ بہترین عبادت گذار تھے، بے مثال زاہد تھے، افضل ترین عالم تھے، آپ نے جب بھی حج کیا پیدل کیا تقریباً ۲۵ حج پیدل ادا کئے بہت شجاع بہادر تھے، سخاوت آپ کی مشہور تھی، مہمان نواز ایسے تھے کہ مہمانوں کے واسطے لذیز اور عمدہ کھانے دسترخوان پر رکھے ہوتے تھے ہر وقت آپ کا دسترخوان سجا رہتا تھا لیکن امام حسنؑ کی اپنی خوراک جو کی روٹی ہوتی تھی۔ امام حسنؑ جنگِ جمل میں، جنگِ صفین میں لشکر کے علمدار تھے فوجی کاموں کے علاوہ سرکاری مہمان خانے کا انتظام اور شاہی مہمان خانوں کا انتظام آپ کے ہاتھ میں تھا۔امام حسنؑ مقدمات کی فیصلے بھی کرتے تھے اور بیت المام کی نگرانی بھی فرماتے تھے۔مولا علیؑ کی شہادت کے بعد امام حسنؑ کی امامت کا دور شروع ہوا۔

صلح کے مرحلے طے ہونے کے بعد آپ اپنے بھائی مولا عباسؑ، مولا حسینؑ اور جنابِ عبداللہ ابن جعفر کے بیوی بچوں کو لیکر مدینے آ گئے۔مدینے میں آپ کی زوجہ جعدہ بنتِ اشعث نے زہر دیا جس کی وجہ سے آپ کی شہادت ہوگئی۔آپ کی شہادت ۲۸ صفر ۵۰ ھ میں ہوئی۔زہر کا اثر پورے جسم میں پھیل گیا، بی بی زینبؑ سے کہا طشت لے کر آوٴ، بی بیؑ نے طشت لا کر رکھا امام حسنؑ کے کلیجے کے ٹکڑے کٹ کٹ کر گر رہے تھے۔امام حسنؑ نے بھائی حسینؑ کو امامت کے تبرکات سپرد کیئے اور فرمایا اب میرے بعد تم امام ہو، باری باری سب کو وصیتیں کی، مولاؑ دنیا سے سفر کر گئے بھائی حسینؑ، بی بی زینبؑ و اُم کلثومؑ بھائی حسنؑ سے جدا ہو گئے، اُم فروہؑ کا سہاگ اُجڑ گیا، ہائے قاسمؑ یتیم ہو گئے۔ (شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانچویں مجلس

مولا امام حسین علیہ السلام

امام حسینؑ ہمارے تیسرے امام ہیں آپ مولا علیؑ اور شہزادی فاطمہؑ زہرا کے بیٹے ہیں رسولِؐ خدا اور بی بی خدیجہؑ کے نواسے ہیں۔آپ کے بڑے بھائی امام حسنؑ ہیں۔آپ کی ہی نسل سے ۹ امام پیدا ہوئے۔آپ معصوم منصوص اور علمِ لدّنی کے عالم ہیں۔آپ کی ولادت ۳ شعبان المعظم ۴ ہجری مدینہ میں ہوئی۔

رسولِؐ خدا نے آپ کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت فرمائی۔ جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبرِ خدا کو نواسے کی مبارک باد دینے کے لئے آئے اور پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نواسے کا نام حسینؑ رکھا ہے۔امام حسنؑ کی طرح آپ کے بال کٹوائے، بال کے برابر چاندی صدقے میں دی عقیقہ کی رسم ادا ہوئی۔فطرس فرشتے کی امام حسینؑ کے صدقے خطا معاف ہوگئی۔ جب فطرس فرشتے نے اپنے جسم کو مولا حسینؑ کے جھولے سے مَس کیا اس کے بال و پر آ گئے اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا پرواز کر گیا۔رسولؐ اللہ نے مولا حسینؑ کو اپنا لعابِ دہن چُسایا،

رسولِؐ خدا نے فرمایا:

"حسینؑ منی وانا من الحسینؑ" یعنی حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں، خدا اس کو دوست رکھے جو حسینؑ کو دوست رکھے گا۔ایک مرتبہ رسولِؐ خدا نماز پڑھ رہے

تھے مولا حسینؑ رسولِ خداؐ کی پشت پر بیٹھ گئے، رسولؐ نے اپنے سجدے کو طول دے دیا جب تک کہ حسینؑ پشت سے خود نہ اترے۔

اعزازِ مصطفیٰؐ میں شریعت کھڑی رہی
دروازہِ بتولؑ پہ رحمت کھڑی رہی
دوشِ نبیؐ پہ سجدے میں آکر چڑھے حسینؑ
بیٹھے رہے حسینؑ عبادت کھڑی رہی

امام حسنؑ امام حسینؑ فرزندانِ رسولؐ کہلاتے تھے۔ رسولؐ کی نسل ان دونوں نواسوں سے چلی۔

ایک چھوٹا شیر امام حسینؑ کے بچپن کا ساتھی تھا مولا حسینؑ کے ساتھ کھیلتا تھا جب تھوڑا بڑا ہوا تو لوگوں نے نانا رسولِ خداؐ سے عرض کی کہ ہمیں شہزادے حسینؑ کے شیر سے ڈر لگتا ہے۔ مولا حسینؑ نے شیر سے کہا ابوالحارث تو جنگل کو نکل جا اور کربلا کے جنگل میں قیام رکھنا ابوالحارث ایک وقت آئے گا جب میری اماں فضہؑ اور میری بیٹی سکینہؑ تجھے بلائیں تو آجانا، مولا حسینؑ کے کہنے سے شیر چلا گیا اور کربلا کے جنگل میں رہنے لگا۔ جب مولا حسینؑ اپنا قافلہ لے کر کربلا گئے، سات محرم سے پانی آپ کے لشکر پر بند ہوگیا، دس محرم کو بھرا گھر لُٹ گیا اور آپ کی شہادت ۱۰ محرم ۶۱ ھ بروز جمعہ بوقتِ عصر ہوئی۔ مولا حسینؑ کے تمام ساتھی شہید ہوگئے جب دشمن کی فوج لاشہ پامال کرنے لگی تو اماں فضہؑ اور بی بی سکینہؑ نے رو رو کر پکارا ابوالحارث جلدی آجا حسینؑ کا لاشہ پامال ہو رہا ہے ابوالحارث نے آواز سنی روتا ہوا دوڑا مگر دیر ہوگئی جب ابوالحارث پہنچا تو مولا حسینؑ کا لاشہ پامال ہو چکا تھا۔ ابوالحارث تڑپ تڑپ کر

روتے لگا مولا حسینؑ نے کہا ابوالحارث اب تمام دن زینبؑ کے قافلہ کے ساتھ رہا کر اورتو آ کر بتایا کر کہ کسی نے سکینہؑ پر، اسیروں پر ظلم تو نہیں کیا۔ ابوالحارث تمام دن قافلے کے ساتھ رہتا اور جو جو ظلم سکینہؑ پر بیبیوں پر ہوتے تھے وہ رات کو مولا حسینؑ کی لاش پر آ کر رو رو کر بتا تا تھا ایک دن بی بی زینبؑ کا قافلہ کوفہ کے بازار میں پہنچا تو لوگ بیبیوں کو پتھر مار رہے تھے، سکینہؑ کے منہ پر طمانچے لگ رہے تھے، سجاد پر گرم پانی پھینکا جا رہا تھا ابوالحارث سے دیکھا نہ گیا مولا حسینؑ کے پاس روتا ہوا آیا مولاؑ اب یہ ظلم مجھ سے دیکھا نہیں جاتا، اتنا رویا کہ تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

(شکرِ مولا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھٹی مجلس

مولا امام زین العابدین علیہ السلام

امام زین العابدینؑ ہمارے چوتھے امام ہیں۔ آپ کے والد کا نام امام حسینؑ ہے۔ آپ کی والدہ کا نام بی بی شہر بانوؑ ہے۔ آپ بھی معصوم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علم لدنی عطا کیا۔ آپ کی ولادت ۱۵ جمادی الاول ۳۸ ہجری بروزِ جمعرات مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کے نانا یزدجرد بادشاہ ایران تھے اور آپ کے دادا مولا علیؑ مولائے دو جہاں ہیں۔ جب جنابِ شہر بانوؑ ایران سے مدینہ روانہ ہو رہی تھیں تو رسولِ خدا نے عالم خواب میں انکا عقد امام حسینؑ کے ساتھ پڑھا دیا تھا اور جب آپ مدینے پہنچیں تو مولا علیؑ نے ظاہری طور پر آپ کا عقد پڑھا۔

حضرت علیؑ نے بی بی شہر بانو کو مولا حسینؑ کے سپرد کر کے کہا یہ وہ صاحبِ عصمت بی بی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا بیٹا عطا کرے گا جو کائنات میں سب سے افضل ہوگا اوصیاء میں بھی افضل ہوگا۔ مگر افسوس کہ آپکی ولادت کے بعد آپکی والدہ بی بی شہر بانو کا انتقال ہو گیا اور آپ ماں کے سائے سے محروم ہو گئے۔ آپ ہر کارِ خیر پر سجدہ کرتے تھے اس لئے آپ کو سجادؑ کہتے ہیں۔ آپ عبادت بہت کرتے تھے اس لئے آپ کو عابدؑ کہتے ہیں۔ جب آپ وضو کرتے تھے تو خوفِ خدا میں آپ کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ آپ دن رات میں ایک ہزار رکعت نمازیں پڑھتے تھے۔ آپ نے ۲۵ حج پیدل چل کر ادا کئے ہیں۔ مدینے کے فقراء کے ۱۰۰ گھروں کی کفالت فرماتے تھے، رات کو کاندھوں پر رکھ کر کھانا پہنچاتے تھے ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے شیطان سانپ کی صورت میں آیا اور آپ کے انگوٹھے میں کاٹنا شروع

کر دیا لیکن آپ کی عبادت میں فرق نہیں آیا آپ نماز پڑھتے رہے جب نماز سے فارغ ہو گئے تو اُس شیطان کو طمانچہ مار کر ہٹا دیا اُسی وقت ہاتفِ غیبی کی آواز آئی ''انتَ زین العابدینؑ، انتَ زین العابدینؑ'' بے شک آپ عبادت گذاروں کی زینت ہیں۔

بن کے سجدے کی زینت آئے سجادِؑ حزیں
چومتی ہے جن کے قدموں کو عبادت کی جبیں
دوست کا کیا ذکر ہے موذی کو یہ کہنا پڑا
انتَ زین العابدینؑ و انتَ زین العابدینؑ

ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت امام زین العابدینؑ کے پاس آئی اس کے پاس وہ کنکری تھی جس پر حضرت علیؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی مہرِ امامت لگی ہوئی تھی اسکے آتے ہی امامؑ نے اُس بوڑھی عورت سے کہا وہ کنکری لاؤ جس پر میرے آباواجداد کی مہرِ امامت لگی ہیں اُس پر میں بھی مہر لگادوں اُس بوڑھی عورت نے کنکری دے دی امام زین العابدینؑ نے مہرِ امامت لگا کر اُس کو واپس کر دی امامؑ نے اُس کیلیے دعا کی آپکی دعا سے بوڑھی عورت جوان ہوگئی اور خوشی خوشی واپس چلی گئی۔ آپ کی دعاؤں کی کتاب ہے جسے صحیفہء کاملہ کہتے ہیں۔ جب مولا حسینؑ نے مدینہ چھوڑا تو آپ بھی ساتھ تھے، کربلا میں آکر آپ نے ہر ظلم پر بہت صبر کیا، بھرا گھر لُٹ گیا، باپ، بھائی، چچا سب مارے گئے، اہلِ حرم کو لئے ہوئے درباروں میں، بازاروں میں گئے، قید خانے میں قید ہوئے اور جب آپ رہا ہو کر مدینے آئے تو حاکم مدینہ نے آپکو انگور میں زہر ملا کر دلوادیا آپ کی شہادت ۲۵ محرم الحرام ۹۵ ہجری مدینے میں ہوئی، امام محمد باقرؑ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ (شکرِ مولاؐ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتویں مجلس

مولا امام محمد باقر علیہ السلام

امام محمد باقرؑ ہمارے پانچویں امام ہیں۔آپ امام زینؑ العابدین کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام جنابِ فاطمہ بنتِ امام حسنؑ ہے۔آپ ماں اور باپ دونوں کی طرف سے نجیبُ الطرفین علوی و ہاشمی ہیں۔آپ امام بھی ہیں،معصوم بھی ہیں۔آپ اپنے دورِامامت کے سب سے بڑے عالم اور کائنات میں سب سے افضل ہیں۔ آپ کی ولادت پہلی رجب ۵۷ ھجری روزِ جمعہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔جب آپ کی عمر چار سال کی ہوئی تو آپ ایک دن کنویں میں گر گئے لیکن خدا نے آپ کو ڈوبنے سے بچالیا اور جب آپ کنویں سے باہر آئے تو آپ کے کپڑے اور بدن تک پانی سے بھیگا ہوا نہیں تھا۔آپ نے سات سال کی عمر میں حج ادا کیا اسلام میں سِکے کی ابتداء امام محمد باقرؑ نے کی تھی،آپ اپنے والد کی طرح بہت عبادت کرتے تھے ساری رات نمازیں پڑھتے تھے اور تمام دن روزے سے رہتے تھے جو ہدیے آتے تھے وہ فقراء اور مسکینوں میں تقسیم کردیتے تھے۔آپ فقیروں کی بڑی عزت کرتے تھے انہیں اچھے نام سے یاد کرتے تھے۔ایک مرتبہ رسولِؐ خدا امام حسینؑ کو گود میں لئے بیٹھے تھے اور پیار کررہے تھے اتنے میں رسولِؐ خدا کے صحابی جابر ابن عبداللہ انصاری آئے رسولِؐ خدا نے جابر کو دیکھ کر فرمایا میرے حسینؑ کی نسل سے ایک بچہ پیدا ہوگا جو علم و حکمت سے بھرپور ہوگا اے جابر تم اُس وقت تک زندہ رہو گے جب

تک وہ دنیا میں آئے گا جب تم اُس سے ملنا تو میرا اسلام کہنا، جابر بہت خوش نصیب ہیں کہ انہوں نے پانچ اماموں کا دور دیکھا جب امام محمد باقرؑ سے ملاقات ہوئی تو رسولؐ اللہ کا سلام پہنچایا۔

جابر نے امام محمد باقرؑ کو سینے سے لگا یا امام محمد باقرؑ نے کہا چچا جابر آپ پر بھی میرا اسلام ہو پھر جابر نے امام محمد باقرؑ سے شفاعت کی درخواست کی تو امامؑ نے شفاعت کی ضمانت لی۔

امام محمد باقرؑ نے کربلا میں بہت دکھ اُٹھائے، بھوک پیاس برداشت کی اسیر ہوئے قید ہوئے۔

باقرِؑ آلِ محمدؐ اور زینؑ العابدین
کس طرح زندہ رہے گویا ہے رازِ کبریا
کربلا کی ہر بلا، ہر ابتلا کو جھیل کر
زندگی اِن کی حقیقت میں ہے زندہ معجزہ

آپ اہلِ حرمؑ کے ساتھ رِہا ہوکر مدینے آئے اپنے باباؑ امام زین العابدینؑ کی شہادت کے بعد آپ کی امامت کا دَور شروع ہوگیا آپ نے علمِ دین کو بہت پھیلایا مگر افسوس ہشام نے آپ کو زہر کے ذریعے شہید کرادیا، آپ کی شہادت ۷ ذی الحجہ ۱۱۴ ہجری روزِ دوشنبہ مدینے میں ہوئی آپ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ہائے ہمارے سَروں سے امام محمد باقرؑ کا سایہ اُٹھ گیا آپ کے بچے یتیم ہوگئے مدینہ ویران ہوگیا۔

(شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آٹھویں مجلس

مولا امام جعفر صادق علیہ السلام

امام جعفر صادقؑ ہمارے چھٹے امام ہیں ۔آپ کے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہیں اور آپ کی والدہ جنابِ اُم فروہ بنت قاسمؒ ہیں ۔آپ معصوم بھی ہیں عالم الغیب بھی ہیں آپ اپنے والد کی اولاد میں سب سے افضل اور اکمل تھے اسی لئے اپنے والد کے خلیفہ وصی و جانشین قرار پائے ۔آپ سادات اہلبیت ہیں اللہ تعالی نے ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے اوران کی عداوت سے منع کیا ہے۔آپ کی تاریخ ولادت ۱۷ ربیع الاول ۸۳ ھجری روز شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی آپ کی ولادت کی تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے بہت عزت دے رکھی ہے اس تاریخ کو روزہ رکھنا ایک سال کے روزے کے برابر ثواب کا درجہ رکھتا ہے۔آپ کا نام جعفر ہے کنیت آپ کی ابوعبداللہ اور ابو اسمٰعیل ہے، القاب آپ کے صابر، صادق فاضل ہیں اہلِ آسمان کے نزدیک آپ کا لقب پہلے ہی صادق تھا اسی لئے رسولِ خداؐ نے اپنی ظاہری زندگی میں بھی حضرت جعفر ابن محمدؑ کو صادقؑ کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔آپ نے ہمیشہ سچ بولا پوری زندگی کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا اسی لئے آپ کو صادق کہتے ہیں آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ مالداروں سے زیادہ غریبوں کی عزت کرتے تھے۔ مزدوروں کی بڑی قدر کرتے تھے آپ خود بھی تجارت کرتے تھے اور اکثر اپنے

باغوں میں محنت بھی کرتے تھے ایک مرتبہ ایک حاجی مدینہ میں آیا مسجد میں داخل ہوا اور مسجد رسول میں سو گیا جب آنکھ کھلی تو اسے شک ہوا کہ اس کی ایک ہزار دینار کی تھیلی نہیں ہے اس نے اِدھر اُدھر دیکھا کوئی نظر نہیں آیا مسجد کے ایک گوشے میں امام جعفر صادقؑ نماز پڑھ رہے تھے کیونکہ یہ حاجی امام کو نہیں پہچانتا تھا امامؑ کے پاس آ کر کہنے لگا میری تھیلی تم نے لے لی ہے مولا نے پوچھا اس میں کیا تھا؟ حاجی نے کہا اس تھیلی میں میرے ایک ہزار دینار تھے مولا نے فرمایا تم میرے ساتھ چلو، بیت الشرف میں تشریف لا کر امامؑ نے ایک ہزار دینار اُس کے حوالے کیئے وہ حاجی یہ دینار لے کر مسجد میں واپس آ گیا جب وہ جانے کے لئے اپنا سامان اٹھانے لگا تو خود اسے دیناروں کی تھیلی اسی کے سامان میں نظر آئی یہ دیکھ کر وہ حاجی بہت شرمندہ ہوا اور دوڑتا ہوا امامؑ کی خدمت میں آیا اور معافی مانگتے ہوئے وہ دینار واپس کرنا چاہے تو امام نے واپس نہیں لیئے اور فرمایا ہم حجتِ خدا ہیں معصوم ہیں جو کچھ دے دیتے ہیں واپس نہیں لیتے۔

کیونکہ امام جعفر صادقؑ کو علوم نشر کرنے کا موقع مل گیا تھا لہٰذا آپ نے عوام تک بہت علوم پہنچائے آپ کی تصانیف کا شمار نہیں کر سکتے آپ نے بے شمار تصانیف، کتابیں اور رسالوں سے دنیا والوں کو فیض پہنچایا آپ نے خطوط لکھنے، درخواست لکھنے کے طریقے بتائے امام نے فرمایا جو کچھ بھی لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرو۔ مگر افسوس انہی عظیم ہستیوں کی قدر نہ کی، امام کو منصور دوانقی ملعون نے زہر دلوا کر شہید کرا دیا آپ کی شہادت ۱۵ شوال ۱۴۸ ہجری واقع ہوئی آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند امام موسیٰ کاظمؑ نے پڑھائی اور جنت الفردوس میں دفن کیا۔ (شکر مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نویں مجلس

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

امام موسیٰ کاظمؑ ہمارے ساتویں امام ہیں۔آپ کے والد کا نام امام جعفر صادقؑ ہے اور آپ کی والدہ کا نام جنابِ حمیدہ خاتون ہے امام محمد باقرؑ نے ارشاد فرمایا کہ آپ دنیا میں حمیدہ ہیں اور آخرت میں محمودہ ہیں امام موسیٰ کاظمؑ اپنے آباء واجداد کی طرح معصوم بھی ہیں زمانے کے عالم بھی ہیں کائنات میں افضل بھی ہیں آپ دنیا کی تمام زبانیں جانتے ہیں عِلم غیب کے مالک ہیں آپ دنیا کے عابدوں میں سب سے بڑے عبادت گذار ہیں آپ سب سے بڑے سخی ہیں آپ پوری رات عبادت میں رکوع،سجود،وقیام وقعود میں بسر کرتے تھے امام موسیٰ کاظمؑ کی ولادت ۷ صفر ۱۲۸ ہجری روز شنبہ یعنی اتوار بمقام ''ابوا'' جو کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان ہے آپ پیدا ہوئے آپ کی ولادت سے آپ کے والد امام جعفر صادقؑ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ نے مدینہ جا کر سارے مدینہ والوں کو کھانے کی دعوت دی تھی۔آپ کا نام موسیٰ ہے کنیت آپ کی ابوالحسن اور القاب آپ کے کاظمؑ،عبدِ صالح،بابُ الحوائجؑ ہیں۔آپ کو کاظمؑ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ بدسلوک کرنے والوں کے ساتھ احسان کرتے تھے،ستانے والوں کو معاف کردیتے تھے،غصے کو پی جاتے تھے اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو معاف کردیتے تھے اس لئے آپ کو کاظمؑ کا لقب ملا۔

عبدالصالح آپ کو اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ بہت کثرت سے عبادت کرتے تھے بابُ الحوائج آپ کو اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ خدا سے حاجت طلب کرنے کا ذریعہ تھے کوئی بھی حاجت ہو جب آپ کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے تو وہ فوراً پوری ہوتی ہے اسی لئے آپ کو بابُ الحوائج بھی کہتے ہیں۔ آپ کی شہادت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری تھا اور آج بھی اگر امام موسیٰ کاظمؑ کا واسطہ دے کر اللہ کی بارگاہ میں جائز دعا مانگیں تو فوراً قبول ہوتی ہے۔ آپ کے روضے پر آج بھی معجزے ہوتے ہیں نابینا کو بینائی مل جاتی ہے، مریضوں کو شفاء ملتی ہے بیماروں کو صحت ملتی ہے، معذوروں کو شفاء ملتی ہے۔ آپ کی حیات کے ۲۰ (بیس) سال آپ کے بابا امام جعفر صادقؑ کی سایہ تربیت میں گزرے ہیں۔ خدا کے عطا کئے ہوئے فطری کمال اور باپ کی تربیت نے تمام دنیا کے سامنے آپکے ذاتی کمالات اور فضائل روشن کردیئے جس کی وجہ سے ملتِ جعفریہ نام ہوگیا۔ امام جعفر صادقؑ نے اپنی زندگی میں امام موسیٰ کاظمؑ کو اپنا جانشین مقرر کردیا تھا۔ امام موسیٰ کاظمؑ کی زندگی کا زیادہ حصہ بغداد کے قید خانوں میں گزرا، آخر کار ہارون رشید عباسی نے سندی ابن شاہک ملعون کے ذریعے خرمے میں زہر ملوا کر دلوادیا زہر کے اثر سے آپ تین (۳) دن تک تڑپتے رہے۔ آپ نے ۱۴ سال ہارون رشید عباسی کے قید خانے میں گذارے، آخر کار ۲۵ رجب ۱۸۳ ہجری یوم جمعہ آپ کی شہادت ہوئی، امام علی رضا علیہ السلام نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور کاظمین میں دفن کردیئے گئے۔ (شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسویں مجلس

امام علی رضا علیہ السلام

امام علی رضا علیہ السلام ہمارے آٹھویں امام ہیں آپ کے والد امام موسیٰ کاظمؑ اور آپ کی والدہ کا نام جناب اُم البنین عرف نجمہ خاتون ہے۔امام علی رضاؑ بھی معصوم ہیں منصوص ہیں اور زمانے کے عالم ہیں کائنات سے افضل ترین ہیں آپ کی باتیں علم وحکمت سے بھری ہوتی تھیں آپ ہر زبان پر قدرت رکھتے تھے جو شخص جس زبان میں بات کرتا تھا اس کو اسی زبان میں جواب دیتے تھے آپ کی ولادت ۱۱ ذیقعدہ ۱۵۳ ہجری روز پنج شنبہ یعنی جمعرات کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔آپ کے والد امام موسیٰ کاظمؑ نے لوحِ محفوظ کے مطابق رسول اللہ کے کہنے کے مطابق آپ کا نام علیؑ رکھا آپ آلِ عمرانؑ میں تیسرے علیؑ ہیں آپ کی کنیت ابوالحسنؑ ہے اور القاب آپ کے صابر، رضی، وصی ہیں سب سے زیادہ مشہور لقب آپ کا رضاؑ ہے رضاؑ آپ کو اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ آسمان و زمین میں رسولِ خدا اور آئمہء معصومینؑ اور تمام مخالفین وموافقین سب آپ سے راضی تھے آپ کی نشونما پرورش وتربیت آپ کے والد امام موسیٰ کاظمؑ کے زیرسایہ ہوئی ہے اسی مقدس ماحول میں بچپن اور جوانی کا دور گزرا۔جب آپ مدینہ میں تھے آپ کے بچپن سے ہی امام موسیٰ کاظمؑ نے اپنے دوستوں کو بتادیا تھا اور سنادیا تھا اور دِکھادیا تھا دیکھو یہ میرا فرزند میری شہادت کے بعد میرا جانشین اور وصی ہوگا۔ہارون رشید عباسی نے کافی عرصہ امام موسیٰ کاظمؑ کو قید

رکھا اسی قید خانے میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔آپ کے والد کی شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک تیس (۳۰) برس تھی۔آپ درجہ امامت پر فائز ہوئے پھر ایک ایسا وقت آیا کہ جب ہارون رشید کے بیٹے مامون رشید نے آپ کو مدینہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور آپ مدینے سے خراسان کی جانب روانہ ہو گئے اپنے بیوی، بچوں، رشتہ داروں کو مدینہ میں چھوڑا مولا رضاؑ کے غلام جن کا نام ابو الصلت تھا کہتے ہیں جب مولا خراسان پہنچے تو دن ڈھل چکا تھا آپ نمازِ ظہر ادا کرنے کے لئے سواری سے اترے اور وضو کے لئے پانی طلب کیا غلام نے کہا مولا یہاں پانی نہیں ہے یہ سُن کر آپ نے زمین پر پڑے ہوئے ایک پتھر کو اُٹھایا آپؑ کا ہاتھ لگتے ہی پتھر کے نیچے سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا آپ نے اس چشمے کے پانی سے وضو کیا نماز ادا کی اور روانہ ہو گئے لیکن وہ چشمہ اسی طرح جاری رہا اور آج بھی وہ چشمہ موجود ہے جو چشمہ امام رضاؑ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔جب مامون نے امام رضاؑ کو ولی عہد بنایا تو حکم دیا کہ مولا رضاؑ کے نام کا سکہ بنا دیا جائے، درہم و دینار پر مولا رضاؑ کا نام نقش کیا گیا اور تمام اسلامی ممالک میں یہ سکہ چلا۔جمعہ کے خطبے میں آپ کا نام شامل کیا گیا مگر یہ سب ظاہری کیا تھا وہ وقت بھی آیا جب مامون رشید عباسی نے امام رضاؑ کو زہر دلوا کر شہید کر دیا۔آپ کی شہادت ۱۷ صفر ۲۰۳ ہجری بروزِ جمعہ بمقام طوس جو اب مشہد مقدس ہے میں ہوئی۔آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام نے بہ اعجاز آ کر پڑھائی اور خراسان میں ہی دفن کیا۔

(شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیارہویں مجلس

امام محمد تقی علیہ السلام

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام ہمارے نویں امام ہیں آپ کے والد کا نام امام علی رضا علیہ السلام ہے اور آپ کی والدہ کا نام جنابِ خیزران عرف سبیکہ ہے۔آپ کی ولادت ۱۰ رجب ۱۹۵ ہجری روزِ جمعہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔لوحِ محفوظ میں اللہ تعالٰی نے آپ کا نام محمد لکھا ہے اسی لئے آپ کے والد امام رضاؑ نے آپ کا نام محمد رکھا کنیت آپ کی ابوجعفر ہے القاب آپ کے بہت ہیں لیکن سب سے زیادہ مشہور لقب تقی جوادؑ ہے۔آپ اپنے آباء واجداد کی طرح معصوم بھی ہیں اعلم زمانہ بھی ہیں کائنات میں افضل ترین بھی ہیں۔امام محمد تقی علیہ السلام تمام آئمہ میں سب سے کمسن اور چھوٹے تھے۔لیکن مرتبے میں بلند ترین تھے۔امام محمد تقیؑ کے دونوں کندھوں کے درمیان اسی طرح مہر امامت تھی جس طرح اور دوسرے اماموں کے کندھوں کے درمیان ہوا کرتی تھی یہ امام محمد تقیؑ کا بہت افسوس ناک واقعہ ہے کہ کمسنی میں ہی آپ کو مصیبتیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑیں آپ اپنے بابا کے قریب بہت کم عرصے رہے ہیں کیونکہ مامون رشید عباسی نے آپ کے والد امام علی رضاؑ کو مدینہ سے خراسان بلالیا اور شرط یہ رکھی کہ آپ کے بیوی بچّے مدینے میں رہیں گے، ابھی امام محمد تقیؑ کی عمرِ مبارک ۶ سال تھی کہ زندگی میں ہی اپنے والد کے سائے سے محروم ہوگئے ہارون رشید عباسی نے مولا رضاؑ کو شہید کرادیا۔امام محمد تقیؑ زندگی میں اپنے بابا

سے نہ مل سکے والد کی شہادت کے بعد آپ منصب امامت پر فائز ہوئے۔ مامون رشید عباسی نے اپنی بیٹی اُم الفضل کی شادی امام محمد تقیؑ سے کردی ایک سال تک بغداد میں رہے پھر بیوی کو لے کر مدینہ جارہے تھے جب آپ کوفہ پہنچے مسیب کے گھر میں قیام کیا نمازِ مغرب پڑھنے کے لئے آپ وہاں کی قریبی مسجد جو بہت قدیم زمانے کی بنی ہوئی تھی تشریف لائے، وضو کے لئے پانی منگایا آپ نے ایک ایسے خشک درخت کے تھالے میں وضو کیا جو بالکل سوکھا ہوا تھا مدتوں سے اس میں سر سبزی و شادابی نہیں تھی آپ کے وضو کی برکت سے وہ درخت فوراً ہرا بھرا ہوگیا رات بھر میں پھلوں سے بھر گیا، آپ نماز پڑھ کر سویرے روانہ ہوگئے لیکن وہ درخت آپ کی نشانی آج تک موجود ہے۔ مدینہ میں رہ کر آپ امامت کے فرائض انجام دیتے رہے پھر امام نے عمارِ یاسر کے خاندان سے ثمانہ خاتون سے عقد کیا جس سے امام علی نقیؑ کی ولادت ہوئی اور آپ کی نسل امامت چلی۔ آپ کے پاس مومنین دور دور سے دینی مسائل پوچھنے آرہے تھے مامون رشید عباسی سے یہ گوارہ نہ ہوا' امام مدینہ میں سکون سے رہیں اس نے امام محمد تقیؑ کو مدینہ چھوڑنے پر مجبور کیا جب مولا جانے لگے تو اپنے فرزند امام علی نقیؑ کو اپنا جانشین اور اپنا وصی وخلیفہ قرار دیا اپنے تمام محبوں سے تعارف کرایا جب آپ بغداد پہنچے تو آپ کو قید کردیا گیا ایک سال تک آپ قید خانے میں سختیاں اور تکلیفیں اٹھاتے رہے ایک سال بعد اسی قید خانے میں آپ کو زہر دلوا کر شہید کردیا گیا۔ معتصم عباسی نے زہر دلوایا اور آپ ۲۹ ذیقعدہ ۲۲۰ ہجری یوم سہ شنبہ دنیا سے سفر کر گئے، کاظمین میں ہی آپ کی قبر ہے۔

(شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بارہویں مجلس

امام علی نقی علیہ السلام

امام علی نقی علیہ السلام ہمارے دسویں امام ہیں۔آپ امام محمد تقیؑ کے فرزند ہیں آپ کی والدہ کا نام جنابِ ثمانہ خاتون ہے۔آپ بھی اپنے آباء واجداد کی طرح معصوم بھی ہیں منصوص اور اعالمِ زمانہ بھی ہیں ،افضلِ کائنات بھی ہیں۔آپ کی ولادت ۵ رجب ۲۱۴ ہجری روز سہ شنبہ مدینہ منورہ میں ہوئی۔مدینہ منورہ میں ایک قریہ ہے جس کا نام حریّا ہے وہاں آپ پیدا ہوئے آپ کے والد امام محمد تقیؑ نے آپ کا نام علیؑ رکھا آپ کی کنیت ابوالحسن ہے القاب آپ کے بہت ہیں لیکن سب سے مشہور لقب آپ کا نقیؑ ہے۔امام علی نقیؑ ۲۹ سال مدینہ میں رہے ہیں اور امامت کے فرائض انجام دیتے رہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عِلم لدنی عطا کیا ہوا تھا،عِلم غیب کے مالک تھے آپ اپنے محبت کرنے والوں کے حالات سے باخبر رہتے تھے کوئی پریشانی آنے والی ہوتی تو اس کا حل پہلے سے بتادیا کرتے تھے تاکہ اُن کو کوئی پریشانی نہ ہو ایک مرتبہ آپ کا ایک چاہنے والا جس کا نام ابو ہاشم تھا وہ امام کی خدمت میں آیا تو امام علی نقیؑ نے اس سے ہندی زبان میں بات کی تو وہ مولا کی بات نہیں سمجھ سکا کیونکہ اس کو ہندی زبان نہیں آتی تھی تو امام علی نقیؑ نے کہا اے ابو ہاشم میں تمہیں تمام زبانوں کا جاننے والا بنا دیتا ہوں یہ کہہ کر امام علی نقیؑ نے ایک سنگ ریزہ یعنی چھوٹا سا پتھر اُٹھایا اور اس سنگ ریزے کو منہ سے لگا کر ابو ہاشم کو دیا کہ تم اس کو چوسو جب

ابو ہاشم نے اس کو منہ میں رکھ کر چوسا تو اس پتھر کی برکت سے وہ تہتر (۷۳) زبانوں کا عالم بن گیا جس میں ہندی زبان بھی شامل تھے ابو ہاشم کہتے ہیں اس کے بعد مجھے کوئی زبان سمجھنے میں مشکل نہیں آتی میں ہر زبان بولتا بھی تھا اور سمجھتا بھی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام آئمہ کی طرح آپ کے ہاتھوں اور زبان کو بھی یہ اعجاز عطا کیا تھا جو کہہ دیں وہ ہو جائے، جو ارادہ کریں وہ شے بن جائے، جو حکم دیں اسکی تعمیل ہو جائے۔ ابو ہاشم کہتے ہیں ایک دن میں امام علی نقیؑ کی خدمت میں گیا اور اپنی تنگدستی کی شکایت کی آپ نے کہا پریشان نہ ہو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا آپؑ نے سامنے زمین سے ایک مُٹھی ریت اُٹھائی اور میرے دامن میں ڈال دی اور فرمایا اسے غور سے دیکھو اور اسے فروخت کر کے اپنے کام نکالو ابو ہاشم کہتے ہیں خدا کی قسم جب میں نے دیکھا تو وہ ریت سونا بن گئی تھی میں نے اسے بازار میں جا کر بیچا میری ساری پریشانیاں دُور ہو گئیں مگر افسوس متوکل عباسی ملعون نے امام علی نقیؑ کو مدینہ میں سکون سے رہنے نہیں دیا دھوکے سے سامرہ بلایا اور قید کرا دیا۔ امام علی نقیؑ کو مختلف قید خانوں میں رکھا گیا بہت اذیتیں پہنچائیں گئیں آخرکار معتز عباسی ملعون نے زہر دلوا کر شہید کرا دیا۔ آپ کی شہادت ۳ رجب ۲۵۴ ہجری بروز دوشنبہ سامرہ میں ہوئی آپ نے اپنی زندگی میں اپنا جانشین امام حسن عسکریؑ کو بنا دیا تھا اور تبرکاتِ آئمہ سب امام حسن عسکریؑ کے سپرد کر دیئے تھے امام حسن عسکری نے ہی آپ کو غسل و کفن دیا اور مقامِ عبادت پر آپ کو دفن کیا گیا نمازِ جنازہ پڑھائی سوائے امام حسن عسکریؑ کے کوئی آپ کے پاس نہیں تھا۔

(شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیرہویں مجلس

امام حسن عسکری علیہ السلام

امام حسن عسکریؑ ہمارے گیارہویں امام ہیں آپ کے والد امام علی نقی علیہ السلام ہیں اور آپ کی والدہ کا نام جنابِ حدیثہ خاتون ہے۔آپ معصوم بھی ہیں، منصوص بھی، اعلم زمانہ بھی اور افضلِ کائنات بھی ہیں عِلم ، معجزات، سخاوت سب کچھ آپ کو ورثہ میں ملا ہے۔سب سے بڑی منزلت آپ کی یہ ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آپ کے اکلوتے فرزند ہیں جن کو اللہ نے طویل عمر عطا کی ہے آج بھی امامت کے فرائض انجام دے رہے ہیں ۔امام حسن عسکریؑ کی ولادت ۱۰ ربیع الثانی ۲۳۲ ہجری روزِ جمعہ بوقت صبح مدینہ منورہ میں ہوئی ۔رسولِ خدا کے حکم کے مطابق آپ کا نام حسن رکھا کنیت ابو محمد، القاب بے شمار ہیں جن میں عسکری ، ہادی بہت مشہور ہیں ۔عسکری آپ کو اس لئے کہتے ہیں کہ سر من رائے کے جس محلے میں آپ رہتے تھے اس محلے کا نام ''عسکر'' تھا اسی لئے آپ کو عسکری کہا جانے لگا۔آپ کے والد امام علی نقیؑ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کی شادی جنابِ نرجس خاتونؑ سے کردی تھی ۔والد کی شہادت کے بعد امام حسن عسکریؑ درجہءِ امامت پر فائز ہو گئے لوگ دُور دُور سے آپ سے ملاقات کے لئے آتے تھے اور فیض حاصل کرتے تھے حاکم وقت کو یہ بات بہت نا گوار گذر رہی تھی وہ امام حسن عسکریؑ کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتا

رہتا تھا اور تکلیفیں پہنچانے میں لگا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم غیب عطا کیا تھا آپ آنے والے وقت کے بارے میں بتا دیتے تھے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ دِلوں میں چھپے ہوئے راز بتا دیتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص ایک پتھر کا ٹکڑا لے کر آیا ابھی اس نے کچھ کہا نہیں تھا آپ نے فرمایا لاؤ وہ پتھر مجھے دو جس پر میرے باپ دادا کی مہر امامت لگی ہوئی ہے اُس نے فوراً وہ پتھر امام کی خدمت میں پیش کیا امام نے اس پتھر کے ٹکڑے پر مہر امامت لگا دی آپ کا نام اس پتھر پر ایسے نقش ہو گیا جیسے موم پر ہوتا ہے اس شخص نے فوراً درود پڑھا اور کہا مولا بے شک آپ حجت خدا ہیں، معصوم ہیں، امام وقت ہیں حاکم نہیں چاہتا تھا کہ انکی اولاد یا انکی نسل چلے اسی لئے مولا کو قید میں رکھا تھا لیکن جس کو اللہ دنیا میں لانا چاہے کس کی مجال کہ کوئی روک سکے آپ کے فرزند امام مہدیؑ کی ولادت اتنے خفیہ طریقے سے ہوئی کہ آپ کے گھر کے جو غلام تھے ان کو بھی پتا نہ چلا کہ آپ کے فرزند کی ولادت ہوگئی۔ امام حسن عسکریؑ نے اپنے خاص محبوں کو اپنے بیٹے مہدیؑ کی زیارت بھی کرا دی تھی دیکھو یہ میرا بیٹا مہدیؑ میری امامت کا وارث ہے کچھ مومنوں کو خطوط کے ذریعے بھی پیغام بھیج دیا تھا کہ جو میری نمازِ جنازہ پڑھائے گا سمجھ لینا یہ ہی میرا وارث ہے آپ نے اپنی شہادت سے پہلے آئمہ کے تمام تبرکات امام مہدیؑ کے حوالے کر دیئے تھے آخر کار معتمد عباسی ملعون نے آپ کو زہر دلوا دیا آپ کی شہادت ۸ ربیع الاول ۲۶۰ ہجری روزِ جمعہ بوقت صبح ہوئی کیونکہ معصوم کی نمازِ جنازہ معصوم ہی پڑھاتا ہے تو آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے فرزند امام مہدیؑ نے پڑھائی۔

(شکرِ مولاؑ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چودہویں مجلس

امام مہدی علیہ السلام

امام مہدی علیہ السلام ہمارے بارہویں امام ہیں۔آپ کے والد امام حسن عسکریؑ ہیں اور آپ کی والدہ جنابِ نرجسؑ خاتون ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی معصوم بنایا منصوص بنایا علمِ غیب کا مالک بنایا کائنات میں بلند مرتبہ عطا کیا آپ کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ ہجری روزِ جمعہ بوقت طلوع فجر ہوئی آپ کا نام محمدؑ ہے کنیت ابوالقاسم ہے لقب مہدیؑ، ہادی ہے۔آپ کے والد امام حسن عسکریؑ کی شہادت کے بعد آپ کی امامت کا آغاز ہوا، امامؑ پردۂ غیب میں ہیں جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو آپ ظہور فرمائیں گے۔امام مہدیؑ حضرت علیؑ مظہر العجائب کے پوتے ہیں اس لئے آپ بھی مولا علیؑ کی طرح ہر جگہ موجود ہیں۔آپ ہر مقام پر پہنچتے ہیں اور اپنے ماننے والوں کے کام آتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں حج کے موسم میں امام زمانہؑ مکہ میں موجود ہوتے ہیں عرفات کے میدان میں جب مومنین دعا مانگتے ہیں تو امام زمانہؑ انکی دعا پر آمین کہتے ہیں امام زمانہؑ اپنے محبوں کی مشکل کشائی کرتے ہیں۔جب آپ ظہور فرمائیں گے تو آپ چالیس سالہ جوان کی حیثیت سے ہونگے۔حضرت امام مہدیؑ کے جھنڈے پر البیعت اللہ لکھا ہوگا آپ اپنے ہاتھوں پر خدا کے لئے بیعت لیں گے۔کائنات میں صرف دینِ اسلام کا پرچم لہرائے گا امام مہدیؑ کے ظہور فرمانے کے ۱۸ یوم کے بعد دجال ملون خروج

کرے گا اسکے ساتھ بہت بڑا لشکر ہوگا وہ سب کو امام زمانہؑ کے خلاف بھڑکا کر اپنی حمایت میں لے لے گا اور امام مہدیؑ کی اسکیم کو ناکام بنانے کے لئے خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا، مدینہ کو تباہ کرنا چاہے گا امام مہدیؑ اس کے لشکر پر حملہ کریں گے زبردست جنگ ہوگی آخر کار دجال ملعون مارا جائے گا دجال کے قتل ہونے کے بعد امام مہدیؑ دجال کے لشکر پر حملہ کریں گے اس وقت جو کافر بھی زمین کے کسی گوشے میں چھپا ہوگا تو وہ گوشہ آواز دے گا یا امام فلاں کافر یہاں چھپا ہوا ہے امام مہدیؑ اسے قتل کر دیں گے آخر کار زمین پر کوئی دجال کا ماننے والا باقی نہ رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ ظہور فرمائیں گے امام مہدیؑ ان کا استقبال کریں گے امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ امام مہدیؑ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھیں گے۔ امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد اور دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج خروج کریں گے پوری دنیا میں پھیل جائیں گے حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے اللہ تعالیٰ ایک بیماری پیدا کرے گا جو ناک کے ذریعے طاعون کی طرح ان کے جسموں میں داخل ہوگی اور سب کو ہلاک کر دے گی سب مر جائیں گے پھر ان کے مردہ جسموں کو کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ ایک ''عنقا'' نامی طائر پیدا کرے گا جو زمین کو انکی گندگی سے صاف کرے گا پھر امام مہدیؑ کی حکومت شروع ہوگی انکا پایہ تخت شہر کوفہ ہوگا۔ مکہ میں ان کے نائب کا تقرر ہوگا آپ کا دیوان خانہ اور حکم جاری کرنے کی جگہ مسجدِ کوفہ ہوگی، بیت المال مسجد سہلہ ہوگی اور خلوت کدہ نجفِ اشرف ہوگا آپ کے عہدِ حکومت میں مکمل امن وسکون ہوگا عدل وانصاف سے دنیا بھر جائے گی۔ (شکرِ مولاؐ)

التماسِ سورۃ فاتحہ

سید محمد کامل ابنِ سید ابوالحسن	سیدہ شمیم فاطمہ بنتِ سید نیاز حسین
سید ابرار حسین ابنِ سید مسلم حسین	سیدہ حسین بانو بنتِ سید ضمیر حسین
سیّد صغیر احمد ابن سیّد ضمیر حسین	سیدہ عقیلہ بیگم عرف کاملہ بنتِ سید محمد کامل
سیّد ولی محمد ابن سیّد آلِ محمد	سیدہ مہر النساء عرف شیدا بنتِ سید ابوالحسن رضوی
سیدہ کنیز صفدر زیدی بنتِ سید ناصر علی زیدی	سید آفتاب رضوی ابنِ سید آلِ محمد رضوی
سیدہ شباب فاطمہ زیدی بنتِ سید حسن محمد زیدی	سیدہ پاکیزہ فاطمہ بنتِ سید واجد حسین عابدی
سید یوسف حسن رضوی ابنِ سید وزیر حسن رضوی	فرحت رضوی بنتِ انور آغا
شہید سید مسلم عباس نقوی بخاری ابنِ سید ظہور علی شاہ نقوی بخاری	کل مرحومین مومنین ومومنات

قال الله تعالى في كتابه الكريم

إن الله وملائكته يصلون على النبي

يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

سورة الأحزاب ﴿٥٦﴾